سوال

عزل کا کیا حکم ہے 187

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عزل کا کیا حکم ہے۔ (فتاوی الامارات 31)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عزل کم ازکم مکروہ ہے۔ کراہت کا مطلب ہے کہ علماء کے نزدیک جائز ہے۔ کیونکہ کبھی کبھار ایک چیز جائز ہوتی ہے حالانکہ وہ مکروہ ہوتی ہے۔ عزل کے جواز کی دلیل جابر کی حدیث ہے۔ "بخاری و مسلم" میں فرماتے ہیں کہ :

زِلُ عَلَى عَهدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَالقُرآنُ يَنزِلُ"

عزل کرتے تھے۔ قرآن نازل ہورہا ہوتا۔ جابر کے قول کا مطلب ہے کہ ہم ہمیشہ عزل کرتے تھے۔ حالانکہ قرآن میں اس کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ مطلب کہ جائز ہے۔ لیکن ہم نے کہا کہ مکروہ کے ساتھ ساتھ جائز ہے تو یہ کراہت کا حکم کہاں سے آئے گا؟ یہ حکم ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو

لولود فاني مكاثر بكم الأمم يوم القيامة" وفي لفظ مكاثر بكم الامه يوم القيامة"

تم زیادہ محبت کرنے والی بچے جننے والی عورتوں سے شادی کرو۔ بے شک میں قیامت کے دن تم پر فخر کروں گا۔"

ب اور روایت کے الفاظ ہیں :

ے دن دوسری امتوں سے کثرت میں ہوں گے۔"

توجو شخص اپنی بیوی سے عزل کرتا ہے تو بلاشبہ وہ اپنے نبی کی اس رغبت کو ثابت نہیں کرتا۔ پھر یہ عزل کرنا یورپ والوں کی تقلید بھی ہے کہ وہ لوگوں بچوں کی صحیح تربیت پہ اجر ملنے پر بھی ایمان نہیں لاتے۔

'إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ"

جب آدمی کا بیٹا فوت ہوجاتا ہے تو اس کے سب کے سب اعمال منقطع ہوجاتے ہیں۔ سوائے تین کے۔ صدقہ جاریہ یا ایسا علم کہ لوگ جس سے فائدہ اٹھاتے رہیں یا نیک اولاد کہ جو اس کے لیے دعا کرتی رہتی ہے۔ "بخاری" میں ایک اور حدیث ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی :

ن مسلمين يموت لهما ثلاثة من الولد إلا لن تمسه النار إلا تحلة القسم"

"کہ کوئی بھی دو مسلمان کہ جن کے تین بچے فوت ہوجاتے ہیں تو ان کو قیامت کے دن عذاب نہیں ہوگا مگر صرف قسم حلال کرنے کے برابر۔

تو کیا کفار کو اس طرح کی فضیلت حاصل ہے کہ جو ہمیں حاصل ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ بیوی کے بچوں کی تعداد ضرورت کی وجہ سے محدود کی جاسکتی ہے لیکن کسی ماہر مسلمان ڈاکٹر کے مشورے سے۔

ذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

متفرق مسائل صفحہ: 267

محدث فتویٰ